www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

آہ!

حضرت مولانا محمد سلیمان کیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۸۸ء بروز بدھ بوقت ڈیڑھ بجے دوپہر میرے بڑے بھائی اور معروف عالم دین مولانا محمد سلیمان کیلانی بہ مقام کھیالی ہمیشہ کے لئے ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

اللہ تعالیٰ آپ کی حسنات کو قبول فرمائے اور سیئات سے درگزر فرمائے۔ آمین

موجودہ دور کا المیہ یہ ہے کہ جب کوئی عالم دین، عالم جاودانی کو سدھار جاتا ہے، تو اس کی جگہ لینے اور اس خلاء کو پر کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ رخصت ہونے والے کے جاری شدہ کام تو افتاں و خیزاں چلتے ہی رہتے ہیں مگر وہ لگن اور تڑپ کم ہی نظر آتی ہے۔ مرحوم اپنی زندگی کے آخری حصہ میں موضع کھیالی متصل گوجرانوالہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ اس قصبہ میں تقریباً موجودہ تمام مسلمان فرقوں کے علماء موجود ہیں۔ اس قصبہ میں جب کوئی شرعی اور اختلافی مسئلہ پیدا ہو جاتا تو آخری مرجع آپ ہی کو سمجھا جاتا۔ آپ مسجد اہل حدیث کھیالی کے خطیب، لڑکیوں کے دینی مدرسہ جامعہ عائشہ صدیقہؓ کے بانی اور سرپرست اور متعدد کتب کے مصنف و مؤلف تھے۔

آپ کے مختصر کوائف زندگی درج ذیل ہیں:

آپ (محمد سلیمان بن نور الٰہی بن امام دین) ۱۹۱۱ء میں بمقام حضرت کیلیانوالہ پیدا ہوئے۔ ہمارے دادا مولانا امام الدین معروف عالم دین تھے۔ انہوں نے پہلی بار بخاری پر اعراب لگائے تھے۔ اور مشہور خطاط بھی تھے جنہوں نے زندگی بھر قرآن کریم اور حدیث کے علاوہ کسی کتاب کی کتابت نہیں کی۔ یہی دونوں چیزیں ہمارا خاندانی ورثہ رہا اور آج تک چلا آرہا ہے۔ مولانا موصوف چھ سال کی عمر میں ایک مقامی پرائمری سکول میں داخل ہوئے۔ دس سال کی عمر میں چار جماعتیں پاس کیں۔ بعد ازاں ہمارے

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

والد بزرگوار دینی تعلیم کے حصول کے لئے مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم (گوجرانوالہ) کے سپرد کر آئے۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب ہمارے بزرگوار کے گہرے دوست اور دور نزدیک سے ہمارے رشتہ دار بھی ہوتے تھے۔ بیس سال کی عمر میں مولانا محمد سلیمان نے اس مدرسہ سے سندِ فراغت حاصل کی آپ کے نامور اساتذہ میں سے مولانا محمد اسماعیل صاحب، مولانا حافظ محمد گوندلوی صاحب اور مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب بھوجیانی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

تعلیم سے فراغت کے بعد آپ اپنے گاؤں آکر مقیم ہوئے۔ معاش کے لئے خاندانی پیشہ اختیار کیا۔ مقامی مسجد میں خطابت فرماتے رہے۔ دینی مشاغل کے لئے چونکہ گاؤں میں وسعت کم تھی لہٰذا آپ ۱۹۴۴ء میں قریبی قصبہ علی پور چٹھہ کی مرکزی مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے لگے، جہاں آپ ۱۹۵۵ء تک قیام پذیر رہے۔ اسی دوران ۱۹۵۲ء میں آپ نے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

بعد ازاں بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر آپ اپنے شفیق استاد مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم سے والہانہ تعلق کی بناء پر گوجرانوالہ سے متصل ایک قصبہ میں مستقل طور پر اقامت پذیر ہو گئے اور اپنے بعض اعزہ واقارب کو بھی اپنے پاس اقامت اختیار کرنے کی ترغیب دی جسے انہوں نے قبول کر کے وہاں مستقل رہائش اختیار کر لی۔

آپ ۱۹۵۶ء میں کھیالی تشریف لائے اور اس کی جنوب مغربی بڑی مسجد میں دو سال تک خطابت کے فرائض سرانجام دینے کے بعد جامع مسجد خورشید عالم کی ۱۹۵۸ء میں بنیاد رکھی۔ یہ مسجد ابھی پوری طرح تعمیر بھی نہ ہو پائی تھی کہ یہاں بعض حنفی حضرات نے بزورِ اپنی بالادستی قائم کر لی۔ ان حالات سے مجبور ہو کر آپ نے ۱۹۶۰ء میں اپنے گھر کے نزدیک جامع مسجد اہلحدیث رحمانی کی بنیاد رکھی۔ جس میں وہ اپنی زندگی کے آخری ایام تک خطابت و درس کے فرائض انجام دیتے رہے۔

اگرچہ گھر میں لڑکیوں کی ابتدائی تعلیم یعنی قرآن کریم ناظرہ، ترجمہ اور ابتدائی کتب احادیث کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہی سے قائم رہا۔ تاہم آپ نے مستقل طور پر بیرونی لڑکیوں کے لئے دینی مدرسہ کی بنیاد ۱۹۷۷ء میں رکھی تھی جو تا ہنوز ترقی پذیر ہے۔ اس میں سوا سو کے لگ بھگ لڑکیاں تعلیم میں اور مکمل درسِ نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس مدرسہ میں مشکل مضامین مرحوم خود اپنی زندگی کے آخری ایام تک پڑھاتے رہے ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد اگرچہ مدرسہ کا انتظام آپ کے تین صاحبزادوں عبدالوحید، عبدالوکیل اور عبدالحلیم نے سنبھال لیا ہے مگر علمی خلاء کو پُر کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آپ کی تصانیف و تراجم کی تعداد پندرہ سے بیس کے لگ بھگ ہے، مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ پورا ریکارڈ نہ انہوں نے خود محفوظ کیا نہ ہی ان کی اولاد نے اس طرف توجہ دی۔ آپ کے چند معروف کارنامے درج ذیل ہیں :

۱۔ مسائل و احکام کے نام سے بلوغ المرام کا صرف اردو ترجمہ۔

۲۔ بلوغ المرام کا ترجمہ اور حاشیہ، جو متداول ہے ۔

۳۔ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ اور حاشیہ مولانا اسمٰعیل مرحوم نے شروع کیا مگر ایک ربع کام کرنے کے بعد باقی کام اپنے شاگردِ رشید مولانا موصوف کے سپرد کیا۔ جنہوں نے باقی تین ارباع کا ترجمہ اور حاشیہ کا کام مکمل کیا۔

۴۔ ذکرِ الٰہی کے نام سے امام ابن قیمؒ کی کتاب وابل الصیب کا اردو ترجمہ۔

۵۔ امام ابن تیمیہؒ کی کتاب عقیدہ واسطیہ کا اردو ترجمہ۔

۶۔ تکمیل حج } آپ نے اپنی زندگی میں چار بار حج کئے۔ حج مسنون تو مختصر کتابچہ ہے

۷۔ حج مسنون } مگر تکمیل حج نہایت مفصل اور معلوماتی کتاب ہے جس میں مناسکِ حج سے متعلق مکمل جغرافیائی معلومات بھی شامل ہیں۔

۸۔ ابن ماجہ کا اردو ترجمہ } یہ علم نہیں ہو سکا کہ یہ دونوں کتب مکتوباتِ مجدد الف ثانی کا فارسی سے اردو ترجمہ } شائع ہو چکی ہیں یا نہیں، اگر ہو چکی ہیں تو کس پبلشر نے شائع کی ہیں۔

آپ عرصہ ایک سال سے دمہ کے مرض میں مبتلا تھے، جو بالآخر جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کے صاحبزادے حکیم محمود صاحب نے پڑھایا۔ آپ کی موت ایک جماعتی نقصان ہے۔ افسوس! یہ شمع بجھ گئی۔ اور یہ نمونہ زیرِ زمین چلا گیا اب تو یہی دعا ہے کہ : ؎

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے ۔۔۔ سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مضمون نگار حضرات

مضمون کاغذ کے ایک طرف خوشخط لکھیں!

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ